از عدالت اعظمیٰ

ایم/ایس سودیشی کاٹن ملز کمپنی، لمیٹڈ، کانپور

بنام

راجیشور پرساد وغیرہ

تاریخ فیصلہ: 14 نومبر 1960ء۔

(پی۔ بی۔ گجیندر گڈکر، اے۔ کے۔ سارکر اور کے۔ این۔ وانچو، جسٹسز)

اپیل کے زیر التواء ہونے کے دوران صنعتی تنازعہ۔ سمجھوتہ جواز۔ عمل۔ یو پی انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ، 1947 (1947 کا یو پی XXVIII)، دفعات۔ 6-c، 2(t)- U. P. صنعتی تنازعات کے قواعد، 1957، r.5(1)— اجرتوں کی ادائیگی ایکٹ، 1936 (1936 کا ایکٹ 4)، دفعہ۔ 23۔

جب کہ ایک صنعتی تنازعہ سے متعلق خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل اس عدالت میں زیر التوا تھی، اپیل کنندہ آجر کے ایک ڈائریکٹر اور جوابدہندگان کے ملازمین کے نمائندے نے عدالت میں درخواست دائر کی کہ سمجھوتے کے لحاظ سے ایک حکم منظور کیا جا سکتا ہے کیونکہ مبینہ طور پر اپیل کنندگان کے ذریعے معاہدہ کیا گیا تھا اور جوابدہندگان نے اس سمجھوتے کو چیلنج کیا اور عدالت نے یہ معلوم کرنے کے لیے ٹریبونل کو معاملات بھیجے کہ آیا مبینہ وعدہ اصل میں فریقین کے درمیان ہوا تھا، اور اگر ایسا ہے تو کیا یہ درست تھا۔ ٹریبونل نے نتائج کو اس اثر پر واپس کر دیا کہ سمجھوتہ اصل میں ہوا تھا اور درست تھا۔ ان نتائج کو اپیل میں چیلنج کیا

کی ادائیگی کا قانون جس میں ان حقوق پر غور کیا گیا تھا جن میں کسی بھی عدالتی کارروائی میں ترمیم یا ان کے الٹ ہونے کا امکان نہیں تھا۔

ذریعہ مقرر کردہ طریقہ کار۔6-C- یو پی انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ کے اس کی دفعات نے اس عدالت کے اختیارات، یا فریقین کی اہلیت کو متاثر نہیں کیا، تاکہ اس کے سامنے زیر التواء تنازعہ کو خوش اسلوبی سے حل کیا جا سکے۔

اس عدالت میں اپیل زیر التواء فریقین کے درمیان کیے گئے مشترکہ وعدے کے لحاظ سے حکم حاصل کرنے کا طریقہ کار اس کے اپنے قواعد اور دفعات کے ذریعے مقرر کیا جاتا ہے۔2(t) یو پی انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے قاعدے 5(1) کا اس طرح کے معاملے پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔

شہری اپیل کا عدالتی فیصلہ: کی سول اپیل نمبر 53 سالِ 1958ء

لیبر اپیلیٹ ٹریبونل، بمبئی کے 28 فروری 1957 کے فیصلے سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل نمبر۔ III-160 سالِ 1956

ایس پی ورما، اپیل کنندگان کے لیے۔

جواب دہندگان کے لیے اپل کے جھا، جناردن شرما، آر سی پرساد اور مقبول احمد خان۔

14 نومبر 1960 عدالت کا فیصلہ مورخہ 14 نمبر 1960 جسٹس گجندر گڈکر جسٹس:

یہ اپیل، اپیل کنندہ میسرس سودھیشی کاٹن ملز اور اس ملازمان

معاہدے کے حوالے سے کوئی حکم منظور نہیں کیا جانا چاہیے۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ 28 دسمبر 1955 کو فریقین کے درمیان ایک صنعتی تنازعہ کو حکومت اتر پردیش نے دفعہ 3,4 اور 8 کے تحت فیصلہ سنانے کے لیے انڈسٹریل ٹریبونل، یو پی، الہ آباد کو بھیجا تھا۔ 4 ,3 اور یو پی انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ، 1947 (یو پی ایکٹ 1947 کا XXVIII) کے 8 اور .cl کی دفعات کے مطابق۔ 11 جی او نمبر۔ 464-U (LL)/257-B-XXXVI (LL)/ 14 جولائی 1954 کو جاری کیا گیا۔اس طرح جس تنازعہ کا حوالہ دیا گیا وہ یہ تھا کہ آیا اپیل کنندہ کے محکمہ بنائی میں ملازمت کرنے والے نوکروں کی اجرت کی موجودہ شرحوں میں کسی ترمیم کی ضرورت ہے؛ اگر ایسا ہے تو، کس تفصیلات کے ساتھ اور کس تاریخ سے؟. ٹریبونل نے اس معاملے کی سماعت کی اور اس نتیجے پر پہنچا کہ جواب دہندگان کی طرف سے نظر ثانی کا کوئی مقدمہ نہیں بنایا گیا تھا۔ٹریبونل کے اس فیصلے کے خلاف جوابدہندگان نے لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے سامنے اپیل کو ترجیح دی۔ان کی اپیل کامیاب ہوگئی اور اپیلٹ ٹریبونل نے ہدایت دی کہ اصل ٹریبونل کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا جائے، اور یہ کہ اپیل کنندہ "حوالہ کی تاریخ سے پرانے اور نئے دونوں شیڈوں میں دوانا کی یکساں شرح متعارف کرائے گا، قطع نظر لائن جابرز کو تفویض کردہ کرگھوں کی تعداد کے۔" واضح رہے کہ اس فیصلے کے نتیجے میں موجودہ شرحوں پر نظر ثانی کی گئی ہے اور نظر ثانی کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ حوالہ کی تاریخ سے پچھلی تاریخ سے نافذ العمل ہو۔ یہ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے اس فیصلے کے خلاف ہے کہ اپیل کنندہ نے خصوصی اجازت کے ذریعے موجودہ اپیل کو ترجیح دی ہے۔

عدالت میں ایک درخواست دائر کی گئی، جس پر مسٹر باگلا نے اپیل کنندہ کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے، مسٹر مقبول احمد خان نے، جواب دہندگان کے لیے، سوٹ مل مزدور سبھا، کانپور کے جنرل سکریٹری کی حیثیت سے، دستخط کیے۔اس درخواست میں سمجھوتے کی مادی شرائط بیان کی گئی ہیں۔ سمجھوتے کی شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ نظر ثانی شدہ شرح 28 دسمبر 1955 سے نافذ نہیں ہونی چاہیے، جو کہ حوالہ کی تاریخ ہے بلکہ یکم جولائی 1957 سے نافذ ہونی چاہیے۔اپیل کے تحت فیصلے میں کچھ دیگر ترامیم بھی کی گئی ہیں۔اس سمجھوتے کے حوالے سے حکم منظور کرنے کے لیے بورڈ میں اپیل کیے جانے سے پہلے کچھ جواب دہندگان کی جانب سے ایک درخواست دائر کی گئی تھی جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ جنرل سکریٹری مسٹر خان کو جواب دہندگان کے نمائندے کی حیثیت سے کوئی سمجھوتہ کرنے کا اختیار یا اختیار نہیں ہے، اور یہ کہ اپیل کنندہ کے ساتھ ان کے ذریعے مبینہ طور پر کیا گیا وعدہ جواب دہندگان کو قابل قبول نہیں تھا۔اس معاملے کی حمایت میں درخواست میں مزدور سبھا کی جنرل کونسل کی طرف سے منظور کردہ ایک قرارداد کا حوالہ دیا گیا جس کے تحت یہ اعلان کیا گیا کہ کوئی عہدیدار جنرل کونسل کی رضامندی کے بغیر کسی آجر کے ساتھ صنعتی تنازعہ کے بارے میں معاہدہ نہیں کرسکتا، اور مزدور سبھا کے آئین میں متعلقہ دفعات پر بھی انحصار کیا گیا۔اس کے بعد سمجھوتہ کرنے کی درخواست 10 اپریل 1960 کو سماعت کے لیے اس عدالت کے سامنے رکھی گئی، اور عدالت نے ہدایت کی کہ سمجھوتہ ریکارڈ کرنے کی درخواست کے ساتھ ساتھ خود اپیل دونوں کو عدالت کے سامنے سماعت کے لیے ایک ساتھ رکھا جائے جیسے ہی فریقین اپنے اپنے بیانات

وہ کاٹن ملز کمپنی کے ان مسائل پر فریقین کو سنے اور اس پر اپنے نتائج پیش کرے۔ دو مسائل یہ تھے کہ کیا اپیل کنندہ کی طرف سے طے شدہ سمجھوتہ فریقین کے درمیان ہوا ہے؛ (2) اگر ہاں، تو اس حکم کی تعمیل میں سمجھوتہ ہے؟ جو ٹربیونل نے ثبوت ریکارڈ کیا ہے، فریقین کو سنا ہے اور اپنا فیصلہ دیا ہے۔ اس نے پایا ہے کہ سمجھوتہ درحقیقت ہوا ہے جیسا کہ اس عدالت کے سامنے اس جانب سے کی گئی درخواست میں الزام لگایا گیا ہے، اور یہ کہ مذکورہ سمجھوتہ درست ہے۔ حقیقت کے پہلے سوال سے نمٹنے میں ٹربیونل نے فریقین کے درمیان تنازعہ کے پس منظر کی روشنی میں شواہد پر مکمل غور کیا ہے۔ اس سے پتہ چلا ہے کہ فریقین کے درمیان کافی طویل عرصے تک بات چیت جاری رہی جس کے دوران فریقین نے سمجھوتے کے فائدے اور نقصانات پر تبادلہ خیال کیا، کہ ان مذاکرات کے دوران مسٹر خان جواب دہندگان کے مفادات پر نظر رکھے ہوئے تھے، کہ سمجھوتے کو متعلقہ کارکنوں نے منظور کیا تھا، کہ مجموعی طور پر یہ ان کے فائدے کے لیے ہے اور صنعتی فیصلے کے قبول شدہ اصولوں کے خلاف بالکل بھی بغاوت نہیں کرتا ہے، اور اس کے علاوہ اس پر عمل کیا گیا ہے اور یہ محض کاغذی لین دین نہیں رہا ہے۔ اس نے وضاحت کی ہے کہ سمجھوتے کی مخالفت کافی حد تک مسٹر خان، سکریٹری، اور مسٹر باجپائی، صدر کے درمیان تنازعہ کی وجہ سے ہوئی، اور ٹربیونل نے اس میں کوئی شک نہیں محسوس کیا کہ سمجھوتہ دونوں فریقوں کی جانب سے تنازعہ کو خوش اسلوبی سے حل کرنے کی مخلصانہ کوشش کا نتیجہ تھا تاکہ آجر اور ملازمین کے درمیان خیر سگالی اور تعاون پیدا کیا جا سکے۔

دوسرے مسئلے کے ذریعے اٹھائے گئے قانون کے سوال پر ٹربیونل نے

زور دیا گیا کہ سمجھوتہ اس کے تحت غلط ہے۔سیکشن 6-B آف یو پی انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ، 1947، نیز۔دفعہ 2 (vi)(c) پیمنٹ آف ویجز ایکٹ، 1936 (1936 کا ایکٹ 4)۔ان دلائل کوٹربیونل نے مسترد کر دیا ہے۔نتیجے میں دونوں مسائل پر درج کیے گئے نتائج سمجھوتے کی اپیل اور سمجھوتے کے حق میں ہیں۔

اس فیصلے کے بعد ہمارے پاس اپیل اور اور تصفیعہ نامہ کا درخواست ہمارے سامنے آخری اور حتمی فیصلہ کے لئے پیش آئیں ہیں۔ پہلے معاملے پر ٹربیونل کے ذریعے درج کردہ حقائق کے نتائج کو ہمارے سامنے چیلنج نہیں کیا گیا اور نہ ہی چیلنج کیا جا سکتا ہے۔

لہذا یہ ثابت ہونا چاہیے کہ متعلقہ وقت میں مسٹر خان جواب دہندگان کی سبھا کے جنرل سکریٹری تھے،اوراس طرح وہ ان کی نمائندگی کرنے کے حقدار تھے اور موجودہ عدالتی کارروائی کے دوران ان کی نمائندگی کرتے تھے،اور یہ کہ ان کے اوراپیل کنندہ کے درمیان طے شدہ سمجھوتہ کچھ عرصے تک جاری باہمی بات چیت کا نتیجہ ہے اور مجموعی طور پر اس کی شرائط جواب دہندگان کے لیے فائدہ مند ہیں۔اس سبھا میں رائج عمل اور بڑی تعداد میں مثالیں جو مذکورہ عمل سے مطابقت رکھتی ہیں، واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ یونین کا سیکرٹری جو صنعتی تنازعات میں کارکنوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ہمیشہ مجاز رہا ہے اوراس طرح کے تنازعات کوحل کرنے کے لیے اپنے اختیار کا استعمال کیا ہے جب ایسا کرنا معقول اور مناسب سمجھا جاتا تھا۔جیسا کہ ہم نے اکثر اشارہ کیا ہے کہ یہ ہمیشہ مطلوب ہے کہ صنعتی تنازعات کوخوش اسلوبی سے حل کیا جائے کیونکہ اس طرح کا تصفیہ

خوش اسلوبی سے حل کرنے کی کوششوں کی تعریف کرتی ہے، اور مناسب معاملات میں اس طرح کے تصفیے کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ تاہم، جواب دہندگان کی طرف سے مسٹر جھا کا کہنا ہے کہ اگرچہ صنعتی تنازعات کا خوشگوار تصفیہ بصورت دیگر مطلوب ہوسکتا ہے، لیکن قانون میں اس طرح کا تصفیہ یا سمجھوتہ غیر قانونی ہے۔ اگر ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اپیل کے زیر التواء صنعتی تنازعات کا سمجھوتہ قانون کے ذریعہ ممنوع ہے، یا بصورت دیگر اس طرح کی دفعات سے مطابقت نہیں رکھتا ہے تو یہ ماننا ضروری ہوسکتا ہے کہ موجودہ سمجھوتہ قانون کے لحاظ سے برا ہے تاہم صنعتی تنازعات کا زیادہ خوشگوار تصفیہ بصورت دیگر مطلوب ہوسکتا ہے۔ اس لیے وہ سوال جو ہمارے لیے پیدا ہوتا ہے

اس عدالت میں یہ نتائج موصول ہونے کے بعد، موجودہ سمجھوتہ درخواست پر فیصلہ یہ ہے: کیا مسٹر جھا کی طرف سے اٹھائی گئی دلیل درست ہے کہ سمجھوتہ قانونی طور پر غلط ہے؟

اس دلیل کی حمایت میں مسٹر جھا کی طرف سے زور دیا گیا پہلا نقطہ یہ ہے کہ موجودہ سمجھوتہ ممنوع ہے۔ 23 اجرتوں کی ادائیگی کا قانون۔ یہ قانون صنعت میں ملازمت کرنے والے بعض طبقوں کے افراد کو اجرت کی ادائیگی کو منظّم کرنے کے لیے منظور کیا گیا ہے، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ معاملے میں لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے ذریعے نظر ثانی شدہ اجرت، اجرت کے تحت ہوگی۔ 2((vi) اس ایکٹ کے تحت۔ دفعہ 23 میں کہا گیا ہے کہ کوئی بھی معاہدہ یا معاہدہ، چاہے وہ اس ایکٹ کے آغاز سے پہلے یا اس کے بعد کیا گیا ہو، جس کے تحت کوئی ملازم شخص اس ایکٹ کے ذریعے دیے گئے کسی بھی حق کو ترک کرتا ہے، اس حد تک

جرمانے عائد کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ ایکٹ کا سیکشن 15 اجرت کی کٹوتی یا اجرت کی ادائیگی میں تاخیر اور بدنیتی پر مبنی یا پریشان کن دعووں کے لیے جرمانے سے پیدا ہونے والے دعووں کے تعین کے لیے فراہم کرتا ہے۔ دفعہ 16 ایک درخواست دینے کے لیے تجویز کرتی ہے جس میں اس طرح کے دعوے کیے جا سکیں؛ اور۔ دفعہ 18 کے تحت مقرر کردہ حکام کے لیے اختیارات فراہم کرتا ہے۔ مسٹر جھا کا دعوی ہے کہ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کی طرف سے ہدایت کردہ نظر ثانی شدہ اجرت کا ڈھانچہ حق دار ہے۔ جواب دہندگان کو اپنی اجرت کے طور پر ظاہر کردہ متعلقہ رقوم کا دعوی کرنا، اور اعتراض شدہ سمجھوتے کا اثر یہ ہے

کہ جواب دہندگان اس سلسلے میں اپنے حق کا ایک حصہ ترک کر رہے ہیں۔ مسٹر جھا کا خیال ہے کہ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے فیصلے کے ماضی سے متعلق عمل کے لیے اپنے دعوے کو اس مدت کے کافی حصے کے لیے ترک کرنے میں جواب دہندگان کو ایوارڈ کے ذریعے دیے گئے اپنے قانونی حقوق سے خود کو معاہدہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور اس لیے وہ اس ایکٹ کا حوالہ دے سکتے ہیں، اور اس سے سمجھوتہ غلط ہو جاتا ہے۔ یہ دلیل غلط فہمی کا شکار ہے کیونکہ یہ غلط طور پر فرض کرتی ہے کہ اپیل کے تحت فیصلہ حتمی ہو گیا ہے اور یہ کہ مذکورہ فیصلے کے تحت حاصل ہونے والے حقوق میں کسی سمجھوتے سے متاثر نہیں ہوں گے۔ اس سلسلے میں یاد رکھنے والی سب سے اہم حقیقت یہ ہے کہ اس بارے میں فیصلہ، جس پر مبینہ حقوق مبنی ہیں، خود اس عدالت کے سامنے، کی اپیل کے تابع ہے، اور اس لحاظ سے یہ رائے دی ہے۔ بالکل بھی حتمی فیصلہ نہیں ہے۔ اسے تبدیل یا ترمیم کی جا سکتی ہے، اور یہ کہ اس طرح ہونے کی وجہ سے مذکورہ فیصلے کے تحت دعویدار حقوق بھی شکست

کرنا دفعات کی خلاف ورزی ہے۔23 اس قانون سے متعلق۔ جس طرح فریقین کے درمیان صنعتی تنازعہ یا تو انڈس ٹرائل ٹریبونل کو فیصلہ سنانے کے لیے بھیجنے سے پہلے، یا اسے ٹریبونل کے ذریعے ایوارڈ سنائے جانے سے پہلے حل کیا جا سکتا تھا، اسی طرح فریقین کے لیے تنازعہ کو اس وقت تک حل کرنے کے لیے کھلا ہوگا جب تک کہ یہ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے سامنے یا اس عدالت کے سامنے زیر التوا تھا۔ کی دفعات۔ اس ایکٹ دفعہ 23 میں کچھ مخصوص حقوق پیش کیے گئے ہیں جن میں کسی بھی زیر التواء عدالتی کارروائی میں ترمیم یا تبدیلی کا امکان یا ذمہ دار نہیں ہے، اور چونکہ یہ عنصر ان معاملات میں موجود نہیں ہے جہاں اس عدالت کے سامنے اپیل زیر التوا ہے اس لیے مذکورہ دفعات پر انحصار کرنا معقول نہیں ہوگا اور یہ دعویٰ کرنا کہ وہ تنازعات کے خوشگوار تصفیے کو روکتے ہیں یا منع کرتے ہیں۔

سمجھوتے کی صداقت کے خلاف زور دی گئی دوسری دلیل دفعات پر مبنی ہے۔ دفعہ (C)-6 یو پی انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ، 1947۔ یہ سیکشن کافی حد تک اس سے مطابقت رکھتا ہے۔XIV-19 1947 کا صنعتی تنازعات ایکٹ۔ یہ، دیگر باتوں کے ساتھ، یہ فراہم کرتا ہے کہ ایک ایوارڈ پہلی بار میں ایک سال کی مدت یا اس طرح کی مختصر مدت کے لیے نافذ رہے گا جو اس میں متعین کی جائے، اور ریاستی حکومت کو وقتاً فوقتاً عمل کی مدت میں توسیع کرنے کا اختیار دیتا ہے اگر وہ مناسب سمجھے۔ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ریاستی حکومت، یا تو اپنی تحریک پر یا ایوارڈ کے پابند کسی فریق کی درخواست پر، اس کے عمل کی مدت کو کم کرے، اگر یہ دکھایا جائے کہ حالات میں مادی تبدیلی آئی ہے۔

جس پر ایوارڈ مبنی تھا۔ دلیل یہ ہے کہ ایوارڈ میں کوئی بھی ترمیم دفعہ 6(C)

گئے صنعتی تنازعہ سے نمٹنے میں اس عدالت کے اختیارات پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ایوارڈ کس کے لیے ہے۔(C)6 کا حوالہ ایک ایسا ایوارڈ ہے جو اس لحاظ سے حتمی ہو گیا ہے کہ یہ اب کسی ٹریبونل یا عدالت کے زیر غور نہیں ہے۔جب تک کوئی ایوارڈ کسی ٹریبونل یا عدالت کے سامنے زیر التوا ہے، ٹریبونل یا عدالت کا قانون کے مطابق اس سے نمٹنے کا دائرہ اختیار اس سے متاثر نہیں ہوتا ہے۔دفعہ (C)-6، اور ٹریبونل یا عدالت کے سامنے زیر التواء اپنے تنازعہ کو حل کرنے کے لیے فریقین کی اہلیت بھی مذکورہ سیکشن سے متاثر یا متاثر نہیں ہوتی ہے۔دوسرے لفظوں میں، ہم نے دفعات کی بنیاد پر دلیل کے بارے میں کیا کہا ہے۔23 اجرتوں کی ادائیگی کے قانون کا اطلاق موجودہ دلیل پر بھی یکساں طاقت کے ساتھ ہوتا ہے۔

پھر یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اعتراض شدہ سمجھوتہ معنی کے اندر ایک تصفیہ ہے۔2 (t) یو۔پی۔ ایکٹ اور اس طرح اس پر عمل درآمد صرف ایکٹ کے ذریعے مقرر کردہ طریقے سے کیا جا سکتا ہے۔دفعہ 2 (t) میں تصفیے کی تعریف اس طرح کی گئی ہے جو مصالحتی کارروائی کے دوران طے پایا ہو اور اس میں آجر اور کارکنوں کے درمیان ایک تحریری معاہدہ بھی شامل ہے جو مصالحتی کارروائی کے علاوہ کسی اور صورت میں طے پایا ہو جب اس طرح کے معاہدے پر فریقین کے درمیان اس انداز میں دستخط کیے گئے ہوں جو مقرر کیا جائے اور اس کی ایک نقل ریاستی حکومت اور مصالحتی افسر کو بھیجی گئی ہو۔یو۔پی۔ انڈسٹریل ڈسپیوٹس رولز، 1957 کا قاعدہ 5 (1) تصفیے کو درج کرنے کے طریقہ کار کا تعین کرتا ہے۔2(t)۔ یہ سچ ہے کہ اس طریقہ کار پر عمل نہیں کیا گیا ہے، لیکن یہ سمجھنا مشکل ہے کہ

زیر بحث سمجھوتہ کا مقصد اس عدالت میں دائر کرنا ہے تا کہ فریقین کو اس عدالت سے درخواست کرنے کے قابل بنایا جا سکے کہ وہ مذکورہ سمجھوتے کے لحاظ سے حکم منظور کرے۔ اس طرح کے حکم کو حاصل کرنے کے لیے جس پر عمل کرنا ہے اس عدالت کے قواعد کے ذریعے مقرر کردہ طریقہ کار ہے، جیسے کہ ٹریبونل کے سامنے کوئی سمجھوتہ کیا گیا ہو، اس سے پہلے جس طریقہ کار پر عمل کیا جانا ہے وہ اس کے قواعد کے ذریعے مقرر کردہ طریقہ کار ہوگا۔ لہذا ہمیں اس میں کوئی شک نہیں ہے ہے کہ ٹریبونل کی طرف سے درج کردہ نتیجہ کہ زیر بحث سمجھوتہ در کہ زیر بحث سمجھوتہ کے مقرر کردہ طریقہ کار کو راغب نہیں کر سکتا۔ 5-1

نتیجہ یہ ہے، واضح طور پر درست ہے اور اس کی تصدیق ہونی چاہیے۔ چونکہ یہ پایا گیا ہے کہ سمجھوتہ حقیقت میں ہوا ہے اور دوسری صورت میں درست ہے، اس لیے ہمیں یہ ہدایت دینے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ موجودہ اپیل میں مذکورہ سمجھوتے کے حوالے سے حکم جاری کیا جائے۔

اسی کے مطابق حکم ہوئے۔